عمرہ کرکے منی، مزدلفہ وعرفات جانا اور بغیر احرام واپس مکہ مکرمہ آنا

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13228

تاریخ اجراء: 28 جمادی الثانی 1445ھ / 11 جنوری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ پاکستان سے عمرہ کے لیے گئے، عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد اگلے دن منی، مزدلفہ، عرفات اور مسجدِ نمرہ وغیرہ کی زیارت کے لئے گئے، تو واپسی میں احرام باندھنا ضروری ہے ؟ اگر کسی نے احرام نہ باندھا اور ویسے ہی واپس آگیا، تو کیا حکم ہے ؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

منی ومزدلفہ حدودِ حرم میں شامل ہیں، لہٰذا عمرہ کی ادائیگی کے بعد زیارت کے لئے ان مقامات پر چلے گئے، تو واپسی پر احرام باندھنا لازم نہیں بلکہ اگر حدودِ حرم سے بھی باہر نکل گئے جیسے میدانِ عرفات میں چلے گئے، لیکن میقات سے باہر نہ گئے، تو بھی واپسی پر احرام باندھنا ضروری نہیں، بغیر احرام باندھے بھی واپس آنا، جائز ہے جبکہ واپسی پر حج یا عمرہ کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔ہاں اگر واپسی پر مزید عمرہ کی نیت ہو، تو اب حدودِ حرم سے باہر کسی مقام سے احرام باندھ کر آنا ضروری ہو گا۔

حرم سے باہر حل میں کسی مقام پر گیا، تو واپسی پر احرام باندھنا ضروری نہیں۔بغیر احرام واپس آنا، جائز ہے۔اس کے متعلق بدائع الصنائع میں ہے:"لو خرج من الحرم إلى الحل ولم يجاوز الميقات ثم أراد أن يعود إلى مكة، له أن يعود إليها من غير إحرام؛ لأن أهل مكة يحتاجون إلى الخروج إلى الحل للاحتطاب والاحتشاش والعود إليها، فلو ألزمناهم الإحرام عند كل خروج لوقعوا في الحرج "یعنی اگر حرم سے حل کی طرف نکلا اور میقات سے تجاوز نہ کیا پھر مکہ کی طرف لوٹنا چاہتا ہے، تو اسے بغیر احرام لوٹنا جائز ہے کیونکہ اہلِ

مکہ کو لکڑیاں چننے یا گھاس جمع کرنے کے لئے حل کی طرف جانے اور پھر واپس آنے کی حاجت ہوتی ہے، تو اگر ہم ہر بار ہی ان پر احرام کو لازم قرار دیں، تو وہ حرج میں پڑ جائیں گے۔ (بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ167، مطبوعہ: بیروت)

تنویر الابصار و درِ مختار میں ہے: "(حل لاھل داخلھا) یعنی لکل من وجد فی داخل المواقیت (دخول مکۃ غیر محرم) مالم یرد نسکا" یعنی ہر وہ شخص جو میقات کے اندر موجود ہو، اسے بلا احرام مکہ میں داخل ہونا، جائز ہے بشرطیکہ اس کا حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ (الدر المختار علی تنویر الابصار، جلد3، صفحہ553-554، مطبوعہ: کوئٹہ)

اگر عمرہ کی نیت ہو تو اب احرام باندھنا ضروری ہو گا اور احرام حل میں کسی بھی مقام سے باندھا جا سکتا ہے۔ اس کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "اما ان ارادہ وجب علیہ الاحرام قبل دخولہ ارض الحرم فمیقاتہ کل الحل الی الحرم" یعنی اگر اس کا حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ ہو، تو زمینِ حرم میں داخل ہونے سے پہلے اس پر احرام واجب ہے، پس اس کی میقات تمام حِل ہے حرم تک۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد3، صفحہ554، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مکہ والے اگر کسی کام سے بیرونِ حرم جائیں، تو انہیں واپسی کے لئے احرام کی حاجت نہیں اور میقات سے باہر جائیں، تو اب بغیر احرام واپس آنا نہیں جائز نہیں" (بہار شریعت، جلد1، صفحہ1068-1069، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net